

## تمام عالم اسلام کے مسائل کا حل یہی ہے کہ خدا کی قائم

### کردہ سیادت کے آگے اپنا سر جھکا دیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ اگست ۱۹۹۰ء بمقام بیت الفضل لندن)

تشہد و تموذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل آیات کریمہ تلاوت کیں۔

وَإِنْ طَآئِفَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا  
فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى  
تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا  
بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿١٠﴾ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ  
إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١١﴾  
(الحجرات: ۱۰، ۱۱)

پھر فرمایا:

یہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے سورہ الحجرات کی دسویں اور گیارہویں آیات ہیں۔ گزشتہ دس سال سے زائد عرصہ ہو گیا کہ عالم اسلام پر بہت سی بلائیں وارد ہو رہی ہیں اور عالم اسلام مسلسل مختلف قسم کے مصائب کا شکار ہے۔ اگر تو یہ مصائب اور تکلیفیں غیروں کی طرف سے عالم اسلام پر نازل کئے جا رہے ہوتے تو یہ بھی ایک بہت ہی تکلیف دہ امر تھا لیکن اس سے بڑھ کر تکلیف دہ امر یہ ہے کہ عالم اسلام خود ایک دوسرے کے لئے مصیبتوں کا ذمہ دار ہے اور دو حصوں میں بٹ کر مسلسل

سالاہ سال سے عالم اسلام کا ایک حصہ دوسرے عالم اسلام کے لئے مصیبتیں اور مشکلات پیدا کرتا چلا جا رہا ہے۔

تیل کی دولت نے بہت سے مسلمان ممالک کو فائدہ پہنچائے اور ساتھ ہی کچھ نقصانات بھی پہنچائے۔ نقصانات میں سے سب سے بڑا نقصان یہ تھا کہ ان میں رفتہ رفتہ تقویٰ کی روح گم ہو گئی اور دنیا کی دولت نے ان کے رجحانات کو یکسر دنیا کی طرف پلٹ دیا۔ یہ بات آج کے مختلف مؤرخین بھی اپنی کتب میں لکھتے رہے ہیں اور آج بھی لکھ رہے ہیں کہ جب تک عالم اسلام غریب تھا اس میں تقویٰ کے آثار پائے جاتے تھے لیکن اس تیل کی دولت نے گویا ان کے تقویٰ کو پھونک کر رکھ دیا ہے اور محض دنیا دار حکومتوں کی شکل میں وہ مسلمان حکومتیں ابھری ہیں جن کا اول مقام یہ تھا کہ خدا کا تقویٰ اختیار کرتیں، اپنے ملک کے رہنے والوں کو تقویٰ کی تلقین کرتیں اور عالم اسلام کے باہمی تعلقات کو تقویٰ کی روح پر قائم کرتیں اور مسائل کو تقویٰ کی روح کے ساتھ حل کرتیں مگر ایسا نہیں۔

جہاں تک قرآن کریم کا تعلق ہے یہ تعلیم نہ صرف عالمگیر ہے بلکہ ہر قسم کے امکانی مسئلے کو قرآن کریم نے چھیڑا بھی ہے اور اس کا ایک مناسب حل بھی پیش فرمایا ہے۔ چنانچہ اس امکان کو بھی قرآن کریم نے زیر نظر رکھا کہ مختلف مسلمان ممالک کے درمیان اختلافات پیدا ہو جائیں اور ان اختلافات کی شکل ایسی بھیانک ہو جائے کہ ان میں سے بعض دوسروں پر حملہ کریں اور مسلمان حکومتیں باہم ایک دوسرے کے ساتھ قتال اور جدال میں ملوث ہو جائیں۔

چنانچہ اس امکان کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم فرماتا ہے۔ **وَإِنْ طَائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا** کہ بعض مسلمان طاقتیں بعض دوسری مسلمان طاقتوں کے ساتھ نبرد آزما ہو جائیں اور ایک دوسرے پر حملہ کریں۔ ایسی صورت میں تمام عالم اسلام کا یہ مشترکہ فرض ہے کہ ان کے درمیان صلح کروانے کی کوشش کی جائے۔ **فَإِنْ بَغْتُمْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْآخَرِي** اور اگر ایک طاقت دوسری طاقت کے خلاف باغیانہ رویہ اختیار کرنے پر مُصر رہے اور اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو اس کا علاج یہ ہے کہ تمام عالم اسلام مل کر مشترکہ طاقت کے ساتھ اس ایک طاقت کو زیر کریں اور مغلوب کریں اور جب وہ اس بات پر آمادہ ہو جائے کہ اپنے فیصلوں کو احکامات الہی کی طرف لوٹا دے اور خدا کے فیصلے کو قبول کرنے پر آمادہ ہو جائے تو پھر اس پر مزید

زیادتی بند کی جائے اور از سر نو اس طاقت اور دوسری طاقت کے درمیان جس پر حملہ کیا گیا ہے، صلح کروانے کی کوشش کی جائے اور پھر یاد رکھو کہ اس صلح میں بھی تقویٰ کو پیش نظر رکھنا اور انصاف سے کام لینا۔ پھر انصاف کی تاکید ہے کہ انصاف سے کام لینا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ پھر فرماتا ہے **إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ** یاد رکھو کہ مومن بھائی بھائی ہیں۔ **فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ** پس ضروری ہے کہ تم اپنے بھائیوں کے درمیان صلح قائم رکھو اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

ان آیات کی روشنی میں ایک بات قطعی طور پر واضح ہوتی ہے کہ عالم اسلام نے اپنے باہمی اختلافات میں قرآن کریم کی اس آیت کریمہ کی ہدایت کو ملحوظ نہیں رکھا۔ اگر مسلمان طاقتیں قرآن کریم کی اس واضح ہدایت کو پیش نظر رکھ کر اپنے معاملات پنپانے کی کوشش کرتیں تو وہ ایک لمبے عرصے تک جو نہایت ہی خون ریز عرب ایران جنگ ہوئی ہے وہ زیادہ سے زیادہ چند مہینے کے اندر ختم کی جاسکتی تھی۔ مشکل یہ درپیش ہے کہ دھڑا بند یوں سے فیصلے ہوتے ہیں اور تقویٰ کی روح کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ چنانچہ گیارہ سال تک مسلمان ممالک ایک دوسرے سے بٹ کر آپس میں برس برس پیکار رہے اور بعض طاقتیں بعض کی مدد کرتی رہیں لیکن اس اسلامی اصول کو نظر انداز کر دیا گیا کہ سب مل کر فیصلہ کریں اور سب مل کر ظالم فریق کے خلاف اعلان جنگ کریں۔ ایسی صورت اگر ہوتی تو صرف عرب اور ایران جنگ کا سوال نہیں تھا بلکہ پاکستان اور انڈونیشیا اور ملائیشیا اور دیگر مسلمان ممالک مثلاً شمالی افریقہ کے ممالک، ان سب کو مشترکہ طور پر اس معاملے میں دخل دینا چاہئے تھا اور مشترکہ طاقت کا استعمال کرتے ہوئے ظالم کو ظلم سے باز رکھنا چاہئے تھا۔ اب ایسی ہی ایک بہت تکلیف دہ صورت اور سامنے آئی ہے کہ اب ایران اور عرب کی لڑائی نہیں بلکہ عرب آپس میں بانٹے جا چکے ہیں اور ایک مسلمان عرب ریاست نے ایک دوسری مسلمان عرب ریاست پر حملہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں عرب ریاستوں کی جو سربراہ کمیٹی ہے جو ان معاملات پر غور کرنے کے لئے غالباً پہلے سے قائم ہے، ان کے نمائندے کا اعلان میں نے سنا اور ٹیلی ویژن پر اس پروگرام کو دیکھا اور مجھے تعجب ہوا کہ اس لمبے تکلیف دہ تجربے کے باوجود ابھی تک انہوں نے عقل سے کام نہیں لیا اور قرآنی اصول کو اپنانے کی بجائے اصلاح کی کئی نئی راہیں تجویز کر رہے ہیں اور سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ وہ ممالک

جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں وہ تمام اکٹھے ہو کر اس معاملے میں دخل دینے کے لئے تیار بیٹھے ہیں اور بعض مسلمان ممالک ان سے دخل اندازی کی اپیلیں کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایک مغربی مفکر کا انٹرویو میں نے دیکھا۔ اس نے یہ اعلان کیا کہ اس وقت عراق اور کویت کی لڑائی کے نتیجے میں Concentric دو دائرے قائم ہو چکے ہیں یعنی ایک ہی مرکز کے گرد کھینچے جانے والے دو دائرے ہیں۔ ایک چھوٹا دائرہ ہے جو عالم اسلام کا دائرہ ہے ایک بڑا دائرہ ہے جو تمام دنیا کا دائرہ ہے اور ہم یہ انتظار کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ عالم اسلام کا دائرہ اس فساد کے مرکز کی طرف متوجہ ہو کر اس کی اصلاح میں کامیاب ہو جائے لیکن اس کے امکانات دکھائی نہیں دیتے اور خطرہ ہے۔ (انہوں نے تو خطرے کا لفظ استعمال نہیں کیا لیکن میں اپنی طرف سے کہہ رہا ہوں) انہوں نے کہا کہ اس بات کا امکان موجود ہے کہ تمام دنیا کے وسیع تر دائرے کو اس معاملے میں دخل دینا پڑے گا۔

اس مختصر خطبے میں میں عالم اسلام کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم کی تعلیم کی طرف لوٹیں تو ان کے سارے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ یہ بہت ہی قابل شرم بات ہے اور نقصان کا موجب بات ہے کہ ساری دنیا مسلمان ممالک کے معاملات میں دخل دے اور پھر ان سے اس طرح کھیلے جس طرح شطرنج کی بازی پر مہروں کو چلایا جاتا ہے اور ایک کو دوسرے کے خلاف استعمال کرے جیسا کہ پہلے کرتی چلی آئی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے اس وقت مسلمانوں کی طاقتیں اپنی دولت کو اپنے ہی بھائیوں کے خلاف استعمال کر رہی ہیں۔ وہ تیل جس کو خدا تعالیٰ نے ایک نعمت کے طور پر اسلامی دنیا کو عطا کیا تھا، وہ تیل جہاں غیروں کے لئے عظیم الشان ترقیات کا پیغام بن کر آیا ہے اور وہ اس کے نتیجے میں اپنی تمام صنعت کو چلا رہے ہیں اور ہر قسم کی طاقت کے سرچشمے جن کی بنیادیں مسلمان ممالک میں ہیں ان کے لئے فائدے کے سامان پیدا کر رہے ہیں۔ جہاں تک مسلمان ممالک کا تعلق ہے وہ اس تیل کو ایک دوسرے کے گھر پھونکنے اور ایک دوسرے کی مملکتوں کو جلا کر خاکستر کر دینے میں استعمال کر رہے ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اس کے سوا اس کا آخری تجزیہ اور کوئی نہیں بنتا۔ اب بھی وقت ہے اگر عالم اسلام تقویٰ سے کام لے اور قرآن کریم کی اس تعلیم پر عمل پیرا ہونے کا فیصلہ کر لے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ کوئی غیر مسلم طاقت اسلامی معاملات میں کسی طرح دخل دینے پر مجبور ہو اور ضروری ہے کہ ان دو قرآنی آیات کی تعمیل میں اس مسئلے کو جو آج بہت ہی بھیانک شکل میں اٹھ کھڑا ہوا ہے محض

عرب دنیا تک محدود نہ رکھا جائے کیونکہ جب آپ اسلام کے لفظ کو بیچ میں سے اڑا دیتے ہیں اور ایک اسلامی مسئلے کو علاقائی مسئلہ بنا دیتے ہیں تو اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی تائید اپنا ہاتھ کھینچ لیتی ہے۔

پس تعلیم قرآن میں کسی قوم کا ذکر نہیں ہے جو ہدایت قرآن کریم نے عطا فرمائی ہے، اس میں مسلمانوں کا بحیثیت مجموعی ذکر ہے اور ان سب کو بھائی بھائی قرار دیا گیا ہے۔ پس یہ ہرگز عرب مسئلہ نہیں ہے یہ عالم اسلام کا مسئلہ ہے۔ اس میں انڈونیشیا کو بھی اسی طرح ملوث ہونا چاہئے جس طرح پاکستان کو، ملائیشیا کو بھی اسی طرح ملوث ہونا چاہئے جیسے الجزائر یا کو یا دوسرے ممالک کو اور سب ممالک کا ایک مشترکہ بورڈ تجویز کیا جانا چاہئے جو فریقین کو مجبور کریں کہ وہ صلح پر آمادہ ہوں اور اگر وہ صلح پر آمادہ نہ ہوں تو تمام عالم اسلام کی طاقت کو اس ایک باغی طاقت کے خلاف استعمال ہونا چاہئے اور تمام غیر مسلم طاقتوں کو یہ پیغام دے دینا چاہئے کہ آپ ہمارے معاملات سے ہاتھ کھینچ لیں اور ہمارے معاملات میں دخل نہ دیں۔ ہم قرآنی تعلیم کی رو سے اس بات کے اہل ہیں کہ اپنے معاملات کو خود سلجھا سکیں اور خود پنہا سکیں مگر افسوس ہے کہ اس تعلیم پر عمل درآمد کے کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے۔

یہ عراق اور کویت کی لڑائی کا جو واقعہ ہے یا عراق کے کویت پر حملے کا، اس کے پس منظر میں بہت سی بددیانتیاں اور عہد شکنیاں ہیں، صرف عربوں کے آپس کے اختلاف نہیں ہیں بلکہ تیل پیدا کرنے والے دوسرے اسلامی ممالک بھی اس معاملے میں ملوث ہیں۔ چنانچہ انڈونیشیا ہے مثلاً، اس کو اپنے عرب مسلمان بھائیوں سے شدید شکوہ ہے کہ Opec کے تحت جو معاہدے کرتے ہیں ان معاہدوں کو خود بصیغہ راز توڑ دیتے ہیں اور اس کے نتیجے میں اجتماعی طاقت سے جو فوائد حاصل ہونے چاہیں وہ نقصانات میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور ہر ملک جس طرح چاہتا ہے اپنا تیل خفیہ ذرائع سے بیچ کر زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس اس پس منظر میں بھی تقویٰ ہی کی کمی ہے۔

یہ معاملہ صرف عراق اور کویت کی جنگ کا نہیں بلکہ آپس کے معاملات میں تقویٰ کے فقدان کا معاملہ ہے اور جو بھی عالمی ادارہ اس بات پر مامور ہو کہ وہ ان دونوں لڑنے والے ممالک یا ایک ملک نے جو حملہ کیا ہے، اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مسائل کا حل کریں، اس کا فرض ہوگا کہ وہ تہہ تک پہنچ کر ان تمام محرکات کا جائزہ لیں جن کے نتیجے میں بار بار اس قسم کے خوفناک حالات پیدا ہوتے چلے جاتے ہی اور اس میں ایران کو بھی برابر شامل کرنا چاہئے۔ کوئی مسلمان ملک اس سے باہر

نہیں رہنا چاہئے۔ اگر یہ ایسا کر لیں تو جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی تائید تمہیں حاصل ہوگی اور لازماً تم ان کوششوں میں کامیاب ہو گے۔ پھر تاکیداً فرمایا: **إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ** اپنے بھائیوں کے درمیان، جو آپس میں بھائی بھائی ہیں صلح کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ تقویٰ اختیار کرنے والوں پر رحم کیا جاتا ہے۔ پس کوئی مسئلہ بھی جو اسلام سے یا قرآن سے تعلق رکھتا ہو تقویٰ کے بغیر حل نہیں ہو سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام مسلمانوں کے مسائل کا مختصر تجزیہ لیکن ایسا تجزیہ جو تمام حالات پر حاوی ہو یوں فرمایا کہ تقویٰ کی راہ گم ہو گئی ہے۔ اسلام کا نام تو ہے لیکن تقویٰ کا راستہ باقی نہیں رہا۔ وہ ہاتھ سے کھویا گیا ہے۔ جب تقویٰ کی راہ گم ہو جائے تو پھر جنگوں اور بیابانوں میں بھٹکنے کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔

پس میں جماعت احمدیہ کے سربراہ کے طور پر اپنے تمام مسلمان بھائیوں کو خواہ وہ ہمیں بھائی سمجھیں یا نہ سمجھیں، یہ پرزور اور عاجزانہ نصیحت کرتا ہوں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت کو شدید خطرات درپیش ہیں۔ تمام عالم اسلام کی دشمن طاقتیں آپ کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی دخل اندازی کے بہانے ڈھونڈتی ہیں اور ایک لمبا عرصہ ہوا کہ آپ ان کے ہاتھ میں نہایت ہی بے کس اور بے بس مہروں کی طرح کھیل رہے ہیں اور ایک دوسرے کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اس لئے تقویٰ کو پکڑیں اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت کو جو آج دنیا میں ذلت کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے اور تمسخر کا سلوک ان کے ساتھ کیا جا رہا ہے، تمام دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں بڑی حقارت سے عالم اسلام کو دیکھتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ یہ ہمارے ہاتھوں میں اسی طرح ہیں جس طرح بلی کے ہاتھوں میں چوہا ہوا کرتا ہے اور جس طرح چاہیں ہم ان سے کھیلیں اور جب چاہیں سوراخ میں داخل ہونے سے پہلے پہلے اس کو دبوچ لیں۔ یہ وہ معاملہ ہے جو انتہائی تذلیل کا معاملہ ہے۔ نہایت ہی شرمناک معاملہ ہے اور عالم اسلام پر داغ پر داغ لگتا چلا جا رہا ہے۔ اسلام کی عزت اور وقار مجروح ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس لئے خدا کا خوف کریں اور اسلام کی تعلیم کی طرف واپس لوٹیں اس کے سوا اور کوئی پناہ نہیں ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ادا بار اور تنزل کا دور اور یہ بار بار کے مصائب حقیقت میں حضرت

اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انکار کا نتیجہ ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں ہے اور آخری پیغام میرا یہی ہے کہ وقت کے امام کے سامنے سر تسلیم خم کرو۔ خدا نے جس کو بھیجا ہے اس کو قبول کرو۔ وہی ہے جو تمہاری سربراہی کی اہلیت رکھتا ہے۔ اس کے بغیر اس سے علیحدہ ہو کر تم ایک ایسے جسم کی طرح ہو جس کا سر باقی نہ رہا ہو۔ بظاہر جان ہو اور عضو پھڑک رہے ہوں بلکہ درد اور تکلیف سے بہت زیادہ پھڑک رہے ہوں لیکن وہ سر موجود نہ ہو جس کی خدا نے اس جسم کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے پیدا فرمایا۔ پس واپس لوٹو اور خدا کی قائم کردہ اس سیادت سے اپنا تعلق باندھو۔ خدا کی قائم کردہ قیادت کے انکار کے بعد تمہارے لئے کوئی امن اور فلاح کی راہ باقی نہیں ہے اس لئے دکھوں کا زمانہ لمبا ہو گیا۔ واپس آؤ اور توبہ اور استغفار سے کام لو۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ خواہ معاملات کتنے ہی بگڑ چکے ہوں اگر آج تم خدا کی قائم کردہ قیادت کے سامنے سر تسلیم خم کر لو تو نہ صرف یہ کہ دنیا کے لحاظ سے تم ایک عظیم طاقت کے طور پر ابھرو گے بلکہ تمام دنیا میں اسلام کے غلبہ نو کی ایسی عظیم تحریک چلے گی کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گی اور وہ بات جو صدیوں تک پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی ہے وہ دہاکوں کی بات بن جائے گی، وہ سالوں کی بات بن جائے گی۔ تم اگر شامل ہو یا نہ ہو، جماعت احمدیہ بہر حال تن من دھن کی بازی لگاتے ہوئے جس طرح پہلے اس راہ میں قربانیاں پیش کرتی ہے کرتی رہی ہے، آج بھی کر رہی ہے، کل بھی کرتی چلی جائے گی اور اس آخری فتح کا سہرا پھر صرف جماعت احمدیہ کے نام لکھا جائے گا۔ (انشاء اللہ)

پس آؤ اور اس مبارک تاریخی سعادت میں تم بھی شامل ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں تمہاری خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک بہترین خدمت گار تمہیں مہیا ہوئے تھے جو خدا کے نام پر خدا کی خاطر اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت میں ہر مشکل مقام پر تمہارے لئے قربانیاں کرنے کے لئے تیار بیٹھے تھے۔ تم نے ان سے استفادہ نہیں کیا اور ان کی خدمت سے محروم ہو گئے ہو۔ یہ اس دور کی عالم اسلام کی سب سے بڑی بد نصیبی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل عطا فرمائے۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے میری نصیحت یہ ہے کہ خواہ وہ آپ سے فائدہ اٹھائیں یا نہ اٹھائیں، خواہ وہ آپ کو اپنا بھائی شمار کریں یا نہ کریں، دعاؤں کے ذریعہ آپ امت محمدیہ ﷺ کی مدد کرتے

چلے جائیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تعلیم کو کبھی فراموش نہ کریں کہ

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار

کاخر کنند دعویٰ حب پیبرم درین فارسی صفحہ: ۱۰۷)

کہ اے میرے دل! تو اس بات کا ہمیشہ دھیان رکھنا، ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا کہ یہ تیرے دشمن یعنی مسلمانوں میں سے جو تیری دشمنی کر رہے ہیں، آخر تیرے محبوب رسول کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ پس تو اس محبوب رسول کی محبت کی خاطر ہمیشہ ان سے بھلائی کا سلوک کرتا چلا جا۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔